روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴ ـ ۳۹ | بدھ ۲۰ شعبان ۱۴۰۹ھ ـ ۲۹ امان ۱۳۶۸ ہش ۲۹ مارچ ۱۹۸۹ء | نمبر ۷۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

لندن سے آمدہ آخری اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضور لندن میں بھرپور خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے پیارے اور محبوب آقا کو جلد فتح یاب اور کامیاب واپس لائے۔ اور ہم سب احمدیوں کو حضور کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے رکھے

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" جیسے ایک گھر کے دروازے بند کر لینے سے روشنی سے محروم ہو جاتا ہے اور تازہ اور زندگی بخش ہوا اُسے نہیں مل سکتی یا کسی زہر کے کھا لینے سے اسکی زندگی باقی نہیں رہ سکتی اسی طرح پر جب ایک آدمی خدا کی طرف سے ہٹتا ہے اور گناہ کرتا ہے تو وہ ایک ظلمت کے نیچے آکر عذاب میں مبتلا ہوتا ہے۔ گناہ اصل میں جُناح تھا جس کے معنے میل کرنے اور اصل مرکز سے ہٹ جانے کے ہیں۔ پس جب انسان خدا سے اعراض کرتا ہے اور اُسکے نور کے مقابل سے ہٹ جاتا ہے جو صرف خدا کی طرف سے اترتا اور دلوں پر نازل ہوتا ہے تو وہ ایک تاریکی میں مبتلا ہوتا ہے جو اس کیلئے عذاب کا موجب ہو جاتی ہے۔ پھر جس قسم کا یہ اعراض ہو اسی قسم کا عذاب اُسے دُکھ دیتا ہے۔ لیکن اگر انسان پھر اسی مرکز کی طرف آنا چاہے اور اپنے آپ کو اس مقام پر پہنچا دے جو ایسی روشنی کے پڑنے کا مقام ہے تو وہ پھر اس گمشدہ نور کو پا لیتا ہے کیونکہ جیسے دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے کمرہ میں روشنی کو ایسے وقت پا سکتے ہیں جب اس کی کھڑکیاں کھول دیں۔ ویسے ہی روحانی نظام میں مرکز اصلی کی طرف بازگشت کرنا ہی راحت کا موجب ہو سکتا ہے اور اس دکھ درد سے بچاتا ہے جو اس مرکز کو چھوڑنے سے پیدا ہوا تھا۔ اس کا نام توبہ ہے اور یہی ظلمت جو اس طرح پر پیدا ہوتی ہے ضلالت جہنم کہلاتی ہے۔ اور مرکز اصلی کی طرف رجوع کرنا جو راحت پیدا کرتا ہے جنّت سے تعبیر ہوتا ہے۔ اور گناہ سے ہٹ کر پھرنے کی طرف آنا جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جاوے اس بدی کا کفّارہ ہو کر اسے دور کر دیتا ہے اور اس کے نتائج کو بھی سلب کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶-۲۷)

" معرفت کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ اوّل خدا شناس ہو اور خدا شناسی حاصل نہیں ہوتی جب تک کسی خدا نما انسان کی مجلس میں صدق نیت اور اخلاص کے ساتھ ایک کافی مدت نہ رہے۔ اس کے بعد وہ اس تک سلسلہ کو جو جزا سزا کا اور دنیا اور عقبیٰ کا ہے۔ بڑی سہولت کے ساتھ سمجھ لے گا۔ اس بیان پر غور کرنے سے یہ بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ اور بہشت کی فلاسفی جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہے وہ کسی اور کتاب نے نہیں بتائی۔ اور قرآن شریف کے مطالعہ سے یہ امر بھی کھل جاتا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو تدریجاً بیان فرمایا ہے۔ مگر یہ راز ان پر ہی کھلتا ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور پاک نفس لے کر سوچتے ہیں۔ کیونکہ کوئی عمدہ بات بدوں تکلیف کے نہیں ملتی۔ یہ کہنا کہ ہر شخص اس راز پر کیوں اطلاع نہیں پاتا۔ میں کہتا ہوں کہ دیکھو ہمارے حواس کے کام الگ الگ ہیں۔ مثلاً آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ زبان چکھ سکتی ہے اور بول سکتی ہے۔ کان سن سکتے ہیں۔ گویا ہر ایک حواس میں سے اپنے اپنے فرائض اور قوّت کے ذمہ دار ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ کان کے پاس مصری کی ڈلی رکھ دی جاوے اور وہ اسکا ذائقہ بتا دے اور آنکھ خارجی آوازیں سن لے یا زبان دیکھ لے پس اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی معرفت کے دقیق اسرار کو معلوم کرنے کے واسطے خاص قویٰ ہیں۔ وہی ان پر اطلاع دے سکتے ہیں۔ اور یہ قویٰ دیئے تو سب کو گئے ہیں لیکن ان سے کام لینے والے بہت تھوڑے ہیں۔ ظنّ کا کوئی قوی اثر معلوم نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۰-۳۱)

مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ انتقال فرما گئے

مکرم مولوی محمد مصطفیٰ علی صاحب نیشنل امیر بنگلہ دیش نے بذریعہ ٹیلیگرام یہ افسوسناک اطلاع دی ہے کہ مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب بنگالی مربی سلسلہ مورخہ ۲۱ مارچ صبح قریباً دو بجے ڈھاکہ میں وفات پا گئے ہیں۔

ایک عرصہ سے بعارضہ شوگر بیمار تھے۔

احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی انیس الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے اہل و عیال کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

ناظر اصلاح وارشاد

صدرانِ جماعت اور صدران موصیان متوجہ ہوں

" رسالہ قواعد وصیت کی تقسیم امراء اضلاع کے ذریعہ کی جارہی ہے اس لیے اپنی جماعت کے موصیان و موصیات کی تعداد کے مطابق قواعد اپنے امیر صاحب ضلع سے حاصل فرمالیں اور بعد تقسیم موصیوں سے دستخط حاصل کر کے فہرست دفتر وصیت کو بھجوا دیں۔ شکریہ۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ہر ماہ ساتھ کے ساتھ چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ اور تزکیہ اموال ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر مال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹ر امان ۱۳۶۸ ہش ۲۹ر مارچ ۱۹۸۹ء

گھریلو ماحول

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے گزشتہ کئی خطبوں میں جماعت کو اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ گھروں کے ماحول کو صاف اور ستھرا بنائیں اور اخلاق اقدار کو بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میاں بیوی کے تعلقات۔ ایک دوسرے کی عزت اور احترام۔ ایک دوسرے سے روا داری کا سلوک قولِ سدید اور غیبت سے بچنے کو خاص طور پر اہمیت دی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سارے معاشرہ کا مرکزی نقطہ گھر ہے اور گھر کا مرکزی نقطہ میاں بیوی۔ میاں بیوی کے تعلقات اچھے ہوں تو بچوں پر بھی اچھا اثر پڑے گا۔ بچے اچھے ہوں گے تو معاشرہ اچھا ہو گا اور ہر معاشرہ ان خوبیوں کا حامل ہوگا تو دنیا کے تمام لوگ امن اور چین کی زندگی بسر کرسکیں گے۔

میاں بیوی کے اچھے تعلقات کی بنیاد بہت حد تک شادی سے قبل دونوں خاندانوں اور ہونے والے میاں بیوی کے خیالات پر رکھی جاتی ہے۔ اگر شادی طے کرتے وقت کسی ایک جانب یا دونوں طرف حرص اور لالچ اور انا اور اپنی بڑائی کا رجحان ظاہر ہو تو یقیناً اس کے نتائج غیر صحت مندانہ ہوں گے۔ اگر لڑکی شہزادہ مانگے اور لڑکا شہزادی اور ہوں دونوں ہی عوام الناس میں سے تو شادی کے بعد کبھی ایک دوسرے کی توقعات پر پورے نہ اتر سکیں گے اسی لئے کفو میں شادی کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ ایک اور بات بھی نہایت ضروری ہے کہ اگر طرفین یہ سمجھیں کہ وہ خود تو ہر عیب یا کمی سے پاک ہیں لیکن دوسرا فرد مکمل نہیں ہے تو یہ بھی ایسی غلطی ہوتی ہے کہ گھروں کے چین برباد کر دیتی ہے۔

آیئے ہم ان تمام باتوں پر غور کریں۔ اپنے گھروں کے ماحول کو دل پسند اور حسین بنائیں۔

رات دن ایک کر کے کام کیا
اس طرح دل کو شاد کام کیا
اور جب ہم پہ لگ گئی بندش
عظمتوں نے ہمیں سلام کیا

ابوالاقبال

اک صدی کے بیتنے کی بات مجھ سے پوچھئے
کیسے ہوتے ہیں یہ سب دن رات مجھ سے پوچھئے

ہر قدم پر آسماں دیتا ہے نصرت کی نوید
کھینچ لیتی ہے زمیں کیوں ہات مجھ سے پوچھئے

کسقدر سجدوں سے ہو جاتی ہے سجدہ گاہ تر
لوگ کیوں سنتے نہیں دعوات مجھ سے پوچھئے

درپئے آزار ہو جاتی ہے کیوں خلقِ خدا
پھر بھی کھا جاتی ہے وہ کیوں مات مجھ سے پوچھئے

جان لیتے ہیں حقائق کو سعادت مند لوگ
کس طرح پاتے ہیں اعزازات مجھ سے پوچھئے
بند کر لیتے ہیں کچھ خود کو انا کے خول میں
کیوں وہ بنتے ہیں منات اور لات مجھ سے پوچھئے

دیکھ کر رنگِ زمانہ خود بخود آتی ہے کیوں
لب پہ یوں بے ساختہ ہیہات مجھ سے پوچھئے

دیکھتے ہیں لوگ گلیوں میں ملائک کے ہجوم
روح کی ہوتی ہے یہ بارات مجھ سے پوچھئے

اس صدی کے میں نے دیکھے ہیں بہتر سال تو
مستند ہے میری ہر اک بات مجھ سے پوچھئے

حضرتِ آدم سے لے کر آج کے دن تک نسیم
کس طرح نکھری بشر کی ذات مجھ سے پوچھئے

نسیم سیفی

مضمون نگار حضرات سے گذارش

گذارش ہے کہ آپکا مضمون صاف لکھا ہونا چاہیئے۔ اگر آپنے شکستہ خط میں لکھا تو مضمون قابل اشاعت اور بہت اچھا ہونے کے باوجود یا چھپ نہیں سکے گا یا بہت دیر سے چھپے گا شکستہ خط میں لکھے ہوئے کئی مضامین ہمارے پاس پڑے ہیں جو ہم شائع کرنا چاہتے ہیں لیکن جب تک صاف نہ لکھے ہوں انکا شائع کرنا ممکن نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برِصغیر پاک و ہند کی ایک مایۂ ناز شخصیت

منقول از ماہنامہ رفتارِ زمانہ لاہور ماہ دسمبر ۱۹۶۵ء

مرزا بشیر الدین محمود احمد بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے فرزند ارجمند اور جماعت کے دوسرے (امام) تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔ احمدی لٹریچر سے معلوم ہوتا ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے آپ کی پیدائش سے پہلے ہی لوگوں کو بتلا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک ایسا لڑکا عطا فرمائے گا۔

(۱) "جس کا نام محمود ہوگا۔ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔"

(۲) "اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔"

آپ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو جماعت احمدیہ کے دوسرے (امام) منتخب ہوئے۔ آپ کے زمانہ (امامت) میں جو اکاون سال تک ممتد ہے دنیا کے ہر ایک حصہ میں (دینی) مراکز قائم کیئے گئے چنانچہ انگلستان، امریکہ، جرمنی، ہالینڈ، مغربی افریقہ، مشرقی افریقہ، بلاد عربیہ اور انڈونیشیا وغیرہ ممالک میں نوے سے زائد مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ جہاں (اشاعتِ دین) کا کام وسیع پیمانہ پر ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں آپ کے زمانہ میں متعدد غیر ملکی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہوئے اور بیرونی ممالک میں سینکڑوں (بیوت الذکر) تعمیر ہوئیں آپ نے اپنے پیچھے ہزارہا صفحات کا ایک عظیم الشان لٹریچر یادگار چھوڑا ہے جو قریباً پونے دوسو کتب و رسائل پر مشتمل ہے اور جس میں کلام فقہ، اخلاق، روحانیات، سیاسیات، اہم مضامین پر مشتمل ہے اور نہایت قیمتی معلومات سے لبریز ہے۔

آپ نے (اشاعتِ دین) کے عظیم الشان کام کے ساتھ ساتھ دوسرے اہم امور میں بھی مسلمانوں کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ اور ہر موقعہ پر مسلمانوں کی بہبودی میں رہنمائی کی تدابیر اختیار کی ہیں۔

۲۳-۱۹۲۲ء میں جب یوپی کے علاقہ میں فتنہ ارتداد کا زور ہوا اور آریہ سماج نے وہاں پر لاکھوں مسلمانوں کو شدھ کر کے ہندو بنا لیا۔ تو آپ ہی نے اس تحریک کا مقابلہ کر کے آریوں کو شکست دی۔ آپ نے اپنی جماعت کے سینکڑوں افراد کو اس علاقہ میں بھجوایا جنہوں نے ہر طرح کی تکلیف برداشت کر کے آریہ سماج کی تحریک کو ناکام کیا۔

مسلمانوں کی اقتصادی حالت کو درست اور مضبوط کرنے کے لیے بھی آپ نے نہ صرف نیک تحریکیں کیں۔ بلکہ عملی طور پر تدابیر اختیار کرنے میں ان کی مدد کی۔ مسلمانوں کو آپ نے توجہ دلائی کہ چونکہ ان کی اقتصادی حالت کمزور ہے۔ اس لئے دوسری قومیں ان کی عزت نہیں کرتیں انہیں چاہیئے کہ وہ تجارت کی طرف زیادہ توجہ کریں اور ہر شہر اور ہر قصبہ میں اپنی دکانیں کھولیں۔ اور جس طرح ہندو لوگ صرف اپنے لوگوں سے سودا خریدتے ہیں مسلمانوں کو بھی یہ طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ کہ ان کی تجارت کامیاب ہو اور ان کی مالی حالت مضبوط ہو۔ ہندوستان کے طول و عرض میں (مربیان) بھیج کر جگہ جگہ مسلمانوں کی قومی غیرت و حمیت کے جذبات کو ابھارا اور ان میں زندگی کی رو چلائی۔ اس تحریک سے مسلمانوں نے اپنی دکانیں کھولیں اور ہندو سرمایہ داروں اور بیوپاریوں کا مقابلہ کیا۔

امام جماعت احمدیہ کا ایک زریں کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی بنیاد ڈالی۔ ۱۹۲۷ء کے قریب بعض ہندوؤں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہایت دلآزار کتب لکھیں جس میں اس مجسم پاک زندگی پر ناپاک حملے کیئے گئے۔ آپ نے اس کے تدارک کے لئے سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کو قائم کیا تاکہ اسی ذریعہ سے تمام لوگوں کو معلوم ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کتنی پاکیزہ اور اعلیٰ تھی اور انبیاء علیہم السلام کی پاکیزہ جماعت کے سرخیل تھے۔

۱۹۲۴ء میں آپ انگلستان تشریف لے گئے۔ تاکہ ان ممالک میں (دینی) جدوجہد کا بنفس نفیس مشاہدہ کریں۔ انہیں ایام میں آپ نے انگلستان میں ایک شاندار (بیت الذکر) کا سنگ بنیاد رکھا۔ جو اس وقت (دین) کا مرکز ہے اور اس میں دن رات اعلاء کلمۃ اللہ کا مقدس کام ہو رہا ہے۔

۱۹۳۱ء میں کشمیر کے متعلق یہ تحریک پیدا ہوئی کہ وہاں کے مسلمان جو تعداد کے لحاظ سے بڑی بھاری اکثریت رکھتے ہیں۔ لیکن حکومت میں ان کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے اور ریاست کے مظالم سے انہیں نجات دلائی جائے اس کام کے لئے شملہ میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں مسلمانوں کے بڑے بڑے لیڈر شامل ہوئے اور ایک آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم کر کے حضرت امام جماعت احمدیہ کو متفقہ طور پر اس کا صدر منتخب کیا گیا۔

آپ نے اہل کشمیر کے لئے اس تندہی اور خوش اسلوبی سے کام کیا کہ خدا کے فضل سے کشمیری مسلمانوں کے اکثر مطالبات تسلیم کر لیئے گئے۔ یہاں تک کہ آپ کی براہ راست کوششوں کے ماتحت ۱۹۳۴ء میں وہاں پر اسمبلی قائم ہوئی۔ ۱۹۴۸ء میں آپ کی کوششوں سے احمدیوں کی ایک رضاکار بٹالین قائم ہوئی جس نے دو برس تک محاذ کشمیر میں ناقابلِ فراموش خدمات انجام دیں۔ اس وقت بھی جماعت احمدیہ اہل کشمیر کی بہبودی کے لئے برابر کام کر رہی ہے۔

۱۹۴۷ء میں جب ملکی تقسیم کا سوال پیدا ہوا۔ باؤنڈری کمیشن کا تقرر ہوا۔ تو آپ نے مسلمانوں کی بہبودی کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ اس اہم کام کے لئے قادیان سے لاہور آکر کئی دن رہے اور بڑی تگ و دو کر کے باؤنڈری کمیشن کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایسا مواد فراہم کیا جو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید تھا۔ اور اس موقعہ پر انگلستان سے اپنے خرچ پر ایک ماہرفن مسٹر سپیٹ کو بلوایا کہ حد بندی کے کام میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی امداد کرے۔ اس سے قبل مسلم لیگ اور اس کی مخالف پارٹیوں کے درمیان جو کشمکش تھی اسے دور کرنے کے لئے بھی امام جماعت احمدیہ نے انتھک کوشش فرمائی اور دہلی میں جا کر تمام مسلمان لیڈروں سے مل ملا کر اس کام کو انجام دیا۔

۱۹۴۷ء کے قیامت خیز انقلاب میں جماعت احمدیہ کو بھی اپنے مرکز قادیان سے نکلنا پڑا۔ لیکن آپ کے تدبر اور اولوالعزمی نے نہ صرف قادیان کے مرکز کو سنبھالا۔ بلکہ باوجود سخت مشکلات کے جماعت کے لئے ایک نئے مرکز کی طرح ڈالی۔ آپ نے ضلع جھنگ میں ربوہ نام سے ایک بستی آباد کی ہے جس میں جماعت احمدیہ کے تمام دفاتر قائم ہو چکے ہیں اور اس کی آبادی بڑی سرعت سے بڑھ رہی ہے۔ مملکت پاکستان میں آپ نے یہ ایک مثال قائم کی ہے کہ بلند ہمت انسان حکومت پر بوجھ نہیں ہوتے وہ دوسروں کے سہارے کی بجائے خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر سربلند ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی ترقی اور وسعت کے پیش نظر آپ نے جماعتی نظام کی سہولت کے لئے مختلف صیغہ جات قائم کئے ہیں۔ ہر محکمہ کو نظارت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

۱۹۵۵ء میں آپ دوسری بار بغرض علاج یورپ تشریف لے گئے جہاں آپ کی صدارت میں دنیا میں (اشاعتِ دین) کی مہم تیز تر کرنے کے لئے ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس سفر میں متعدد انگریز آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

بہرحال اس محنت شاقہ کے بعد آپ کی صحت پر اتنا گہرا اثر پڑا کہ آپ اس کے بعد بسترِ علالت سے اٹھ نہ سکے اور بالآخر ۷، ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی شب کو انتقال فرما گئے۔

آپ کی بے مثال شخصیت عالمگیر شہرت کی حامل تھی۔ چنانچہ آپ کی وفات پر نہ صرف پاکستان بلکہ بیرونی ممالک کے پریس نے بھی گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے جو آپ کی بلند پایہ عظمت کا واضح ثبوت ہے۔

بالآخر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض مشہور زعمائے ملت و عمائد قوم کی چند آراء و تاثرات ہدیۂ قارئین کر دی جائیں۔

برصغیر ہند و پاکستان کے مشہور مسلم لیڈر اور شاعر حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر "زمیندار" لکھتے ہیں:۔

"کان کھول کر سن لو تم اور
تمہارے لگے بندھے مرزا محمود
کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے
مرزا محمود کے پاس قرآن ہے
اور قرآن کا علم ہے تمہارے
پاس کیا دھرا ہے ......
تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن
نہیں پڑھا...... مرزا محمود
کے پاس ایسی جماعت ہے جو
تن من دھن اس کے اشارے
پر اس کے پاؤں پر نچھاور
کرنے کو تیار ہے ......
مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔
مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا
کے ہر ملک میں اس نے اپنا
جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔"

(ایک خوفناک سازش ص۱۹۶ مصنفہ مظہر علی اظہر)

مصورِ فطرت شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامی نے آپ کی قلمی تصویر ان الفاظ میں کھینچی۔

"اکثر بیمار رہتے ہیں۔ مگر بیماریاں ان کی علمی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام کر کے اپنی مغلئی جواں مردی کو ثابت کر دیا۔ اور یہ بھی کہ مغل ذات کار فرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل و فہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں۔ یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں۔"

(اخبار عادل دہلی ۲۴ اپریل ۱۹۳۳ء)

۱۹۱۹ء میں لاہور میں مورخ اسلام پروفیسر سید عبدالقادر صاحب ایم اے کی صدارت میں مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی اسلامیہ کالج لاہور کا جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں خلیفہ صاحب نے "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کے موضوع پر تقریر فرمائی اس جلسہ میں پروفیسر صاحب نے آپ کا تعارف کرواتے ہوئے کہا:۔

"حضرات! عام طور پر قاعدہ ہوتا ہے کہ جب کوئی صاحب لیکچر کے لئے تشریف لاویں تو صدر انجمن حاضرین سے ان کا تعارف کرواتا ہے۔ لیکن آج کے لیکچرار اس عزت، اس شہرت اور اس پایہ کے انسان ہیں کہ شاید ہی کوئی صاحب ناواقف ہوں۔ آپ اس عظیم الشان اور برگزیدہ انسان کے خلف ہیں جنہوں نے تمام مذہبی دنیا اور بالخصوص عیسائی عالم میں تہلکہ مچا دیا تھا۔"

(تاثرات قادیان ص۶۱)

پروفیسر صاحب مذکور نے تقریر کے اختتام پر فرمایا:۔

"میں نے بھی کچھ تاریخی اوراق کی ورق گردانی کی ہے۔ اور آج شام کو جب میں اس ہال میں آیا تو مجھے خیال تھا کہ اسلامی تاریخ کا بہت سا حصہ مجھے بھی معلوم ہے اور اس پر میں اچھی طرح رائے زنی کر سکتا ہوں لیکن اب جناب مرزا صاحب کی تقریر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ میں ابھی طفل مکتب ہوں اور میری علمیت کی روشنی اور جناب مرزا صاحب کی علمیت کی روشنی میں وہی نسبت ہے جو اس لیمپ (جو میز پر تھا) کی روشنی کو اس بجلی کے لیمپ کی روشنی سے (جو اوپر آویزاں تھا) ہے۔

حضرات! جس فصاحت اور علمیت سے جناب مرزا صاحب نے اسلامی تاریخ کے ایک نہایت مشکل باب پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ انہیں کا حصہ ہے اور یہاں بہت کم لوگ ہوں گے جو ایسے ادق باب کو بیان کر سکیں میرے خیال میں تو لاہور میں بھی کوئی ایسا شخص نہیں ہے......... میں خواہش کرتا ہوں کہ ایسے ایسے قابل انسان ہماری سوسائٹی میں ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسی زبردست علمیت اور شخصیت کا انسان ہماری سوسائٹی کا ممبر بن جائے تو سوسائٹی کو چار چاند لگ جائیں گے۔"

اس سلسلہ میں میاں سلطان احمد صاحب وجودی کے تاثرات بھی کچھ کم دلچسپی کے حامل نہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"مرزا بشیر الدین محمود احمد میں کام کرنے کی قوت حد سے زیادہ ہے۔ وہ ایک غیر معمولی شخصیت کے انسان ہیں۔ وہ کئی گھنٹوں تک رکاوٹ کے بغیر تقریر کرتے ہیں ان کی تقریر میں روانی اور معلومات زیادہ پائی جاتی ہیں۔ وہ بڑی بڑی ضخیم کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کو مل کر ان کے اخلاق کا گہرا اثر ملنے والوں پر ہوتا ہے۔ تنظیم کا ملکہ ان میں موجود ہے وہ پچاس سال کی عمر میں کام کے کرنے کے لحاظ سے نوجوان معلوم ہوتے ہیں۔ اور اردو زبان کے ایک بڑے سرپرست ہیں۔"

مدیر سیاست فدائے ملت جناب سید حبیب صاحب نے اپنی اشاعت ۱۶ دسمبر ۱۹۳۰ء میں لکھا ہے:۔

"مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں۔ تو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے میدانِ تصنیف میں جو کام کیا ہے وہ بلحاظ ضخامت و استفادہ ہر تعریف کا مستحق ہے اور سیاسیات میں اپنی جماعت کو عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو چلانے میں آپ نے جس عمل کی ابتداء کر کے اس کو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے وہ بھی ہر منصف مزاج اور حق شناس انسان سے خراج تحسین وصول کر کے رہتا ہے آپ کی سیاست کا ایک زمانہ قائل ہے اور نہرو رپورٹ کے خلاف مسلمانوں کو مجتمع کرنے میں سائمن کمیشن کے روبرو مسلمانوں کا نقطہ نگاہ پیش کرنے میں مسائل حاضرہ پر اسلامی نقطہ سے مدلل بحث کرنے اور مسلمانوں کے حقوق کے متعلق استدلال سے مملو کتابیں شائع کرنے کی صورت میں آپ نے بہت ہی قابل تعریف کام کیا ہے۔"

اسی طرح ایڈیٹر اخبار "مشرق" گورکھپور مولانا حکیم سید ابراہیم یہ ہم نے لکھا ہے۔

"جناب امام صاحب جماعت احمدیہ کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں آپ ہی کی تحریک سے ورتمان پر مقدمہ چلایا گیا آپ ہی کی جماعت نے خوف نہ کھایا۔ آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر کو عدل و انصاف کی طرف مائل کیا۔"

(تاثرات قادیان بحوالہ مشرق مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۷ء)

مشہور صحافی وقار انبالوی اپنے روزنامہ "سفینہ" کی ۱۳ نومبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں:۔

"گذشتہ اتوار کو امیر جماعت احمدیہ نے لاہور کے اخبار نویسوں کو اپنی نئی بستی ربوہ کا مقام دیکھنے کی دعوت دی۔ اور انہیں ساتھ لے کر وہاں کا دورہ کیا۔ اس دورے کی تفصیلات اخباروں میں آچکی ہیں۔ ایک مہاجر کی حیثیت سے ربوہ ہمارے لئے ایک سبق ہے۔ ساٹھ لاکھ مہاجر پاکستان آئے۔ لیکن اس طرح کہ وہاں بھی اجڑے اور یہاں پر بھی کسمپرسی نے انہیں منتشر کر رکھا۔ یہ لوگ مسلمان تھے رب العالمین کے پرستار اور رحمۃ للعالمین کے نام لیوا مساوات و اخوت کے علم بردار لیکن اتنی بڑی مصیبت بھی انہیں یکجا نہ کر سکی۔ اس کے برعکس ہم اعتقادی حیثیت سے احمدیوں پر ہمیشہ طعنہ زن رہے ہیں۔ لیکن ان کی تنظیم ان کی اخوت اور دکھ سکھ میں ایک دوسرے کی حمایت نے ہماری آنکھوں کے سامنے ایک نیا قادیان آباد کرنے کی ابتداء کر دی ہے مہاجر بن کر وہ لوگ بھی آئے جن میں خدا کے فضل سے ایک آدمی ایسی بستیاں بسا سکتا تھا لیکن ان کا روپیہ ان کی ذات کے علاوہ کسی غریب مہاجر کے کام نہ آسکا ربوہ ایک اور نقطۂ نظر سے بھی ہمارے لئے محل نظر ہے وہ یہ کہ حکومت بھی اس سے سبق لے سکتی ہے اور مہاجرین کی صنعتی بستیاں اس نمونے پر بسا سکتی ہے۔ اس طرح ربوہ عوام اور حکومت کے لئے ایک مثال ہے اور زبان سے کہہ رہا ہے کہ لمبے چوڑے دعوے کرنے والے منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں اور عملی کام کرنے والے کوئی دعویٰ کئے بغیر کچھ کر دکھاتے ہیں۔"

("سفینہ" لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۴۸ء)

کردار و قوم کی معمار

"قوم کی تعمیر اور اس کے استحکام کے عظیم کٹھن کام کے سلسلہ میں خواتین کو انتہائی اہم کردار ادا کرنا ہے۔ خواتین قوم کے نوجوانوں کے کردار کی معمار ہوتی ہیں جو مملکت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ حصولِ پاکستان کی طویل جدوجہد میں مسلمان خواتین اپنے مردوں کے پیچھے مضبوطی سے ڈٹی رہی ہیں۔ تعمیر پاکستان کی اس سے بھی سخت اور بڑی جدوجہد میں جس کا ہمیں اب سامنا ہے۔

یہ نہ کہا جائے کہ پاکستان کی خواتین پیچھے رہ گئیں یا اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر رہیں"

(ارشادِ قائداعظمؒ ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک فوجی کی نظم

گذشتہ دنوں برطانیہ کے اخبارات میں ایک نظم شائع ہوئی ہے پہلے ہم اس کا ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں پھر اس کا پس منظر نظم یہ ہے۔

تمام ان لوگوں کے نام جو مجھے محبوب ہیں
میری قبر پر آپ کھڑے نہ ہوں اور
وہاں آپ ہرگز آنسو نہ بہائیں
میں تو وہاں موجود نہیں ہوں
میں وہاں سویا ہوا نہیں
میں تو وہ ہزاروں ہوائیں ہوں
جو چل رہی ہیں
میں تو وہ ہیرا ہوں جو برف کے
اوپر چمک رہا ہے
میں تو وہ دھوپ ہوں جو پکی ہوئی
فصلوں پر پڑ رہی ہے
میں تو فضا کی مدھم بارش ہوں
جب آپ لوگ صبح کی خاموشی میں جاگتے ہیں
اس وقت میں دائرے میں اڑتے ہوئے
پرندوں کی خاموشی سے اٹھنے والی
ہلکی ہلکی آواز ہوں جو تیزی سے
پھیلتی ہے
میں وہ نرم ستارے ہوں جو رات
کے وقت جگمگاتے ہیں
میری قبر پر آپ کھڑے نہ ہوں
اور وہاں آپ ہرگز آنسو نہ بہائیں
کیونکہ میں تو وہاں موجود نہیں ہوں
میں تو مرا ہی نہیں۔

نظم کے نیچے تو نامعلوم لکھا ہوا ہے لیکن آکسفورڈ یونیورسٹی کے شعر و سخن کے پروفیسر پیٹر لیوی کا خیال ہے کہ یہ نظم اسی شخص کی لکھی ہوئی ہے جس کے خط سے یہ ملی ہے۔ ان کے خیال میں ایک کی نسبت ۱۰ گنا اس بات کا امکان ہے کہ یہ نظم انہیں کی ہو۔

پس منظر اس نظم کا یہ ہے کہ برطانیہ کے ایک سپاہی جن کا نام سٹیفن کمنز تھا اور ان کی عمر ۲۴ سال تھی وہ آئرش ری پبلک کی سرحد پر اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں ایک زمینی سرنگ کے پھٹنے سے ہلاک ہو گئے۔ یہ سرنگ لنڈن ڈری کے قریب تھی۔ اس فوجی دورے پر جانے سے پہلے انہوں نے اپنے والدین کو ایک خط لکھا خط کے علاوہ اس لفافے میں ایک بند لفافہ بھی رکھا جسکے متعلق انہوں نے لکھا۔ کہ اگر میرے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجائے تو پھر اس دوسرے لفافے کو کھولا جائے۔ چنانچہ جب ان کے ساتھ حادثہ پیش آیا تو والدین نے دوسرا لفافہ بھی کھولا اس میں یہ نظم تھی اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوا تھا۔ کہ جن لوگوں نے میرے خلاف یہ کارروائی کی ہے۔ ان کو معاف کر دیجئے۔

سٹیفن کمنز رائل آرٹلری میں ملازم تھے اور ان کے ساتھ ایک اور فوجی بھی ہلاک ہو گیا تھا۔ جس زمینی سرنگ سے یہ ہلاک ہوئے۔ اس کا بٹن کہیں دور سے دبایا گیا تھا۔ ان کے ساتھ کچھ اور فوجی بھی تھے۔ ان میں سے دو خاصے زخمی ہوئے اور اب ہسپتال میں ہیں۔

یہ واقعہ حال میں ہی ہوا ہے۔ ہمیں نظم پڑھ کر بھی لطف آیا۔ اور کمنز کے یہ کہنے پر بھی کہ جن لوگوں کی وجہ سے میرا حادثہ ہوا ہے انہیں معاف کر دیجئے۔ ان الفاظ نے بھی ہمارے دل پر اثر کیا۔ ایک اور بات بھی ذہن میں آئی اور وہ یہ تھی کہ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ فوجی بڑے اکھڑ اور سخت مزاج ہوتے ہیں۔ ممکن ہے بعض ایسے بھی ہوں اور وہ کونسا گروہ ہے جن میں بعض لوگ اکھڑ اور سخت مزاج نہیں مل جاتے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اسطرح کے وہی فوجی یا انہیں فوجیوں میں سے کوئی ہو سکتا ہے جس نے جنگ کا میدان نہ دیکھا ہو۔

جنگ کا میدان دیکھنے والے عام طور پر نرم دل ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فوجیوں کو شعر و سخن اور ادب سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا اکثر ان پڑھ ہوتے ہیں لیکن ہمیں اس بات سے بھی اتفاق نہیں ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ عام فوجی کچھ زیادہ لکھا پڑھا نہیں ہوتا۔ لیکن دیکھا گیا ہے۔ کہ انمیں بڑے بڑے اچھے ادیب مزاح نگار شاعر افسانہ نویس اور ناول نگار بھی موجود ہوتے ہیں کیا ہماری اپنی فوج میں ایسے لوگ نہیں ہیں وہ لوگ جنہوں نے ادب کے میدان میں آتے ہی اپنا لوہا منوا لیا یا شعر و سخن کی دنیا میں بہت نام کمایا یا مزاح کی طرف آئے تو سب سے آگے نکل گئے۔ ایسے لوگ موجود ہیں۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ ساری دنیا میں انسان ایک ہی جیسے ہیں اس لئے ساری دنیا میں جہاں کہیں بھی فوجی لوگ ہیں ان میں بے شک چند اکھڑ اور سخت مزاج ہونگے لیکن بہت سے بہت اچھے ہیں اور شعر و سخن اور ادب سے تعلق رکھنے والے بھی خاصی تعداد میں مل جاتے ہیں اور ان کا معیار بھی بہت اچھا ہے۔ اسی نظم کو دیکھئے ایک فوجی نے کہی ہے جسکی عمر صرف ۲۴ برس ہے۔ اگر اس نے نہ بھی کہی ہو تو اس کے ذوق کی داد دیجئے کہ اس نے دورے پر جاتے ہوئے اپنے والدین کو جو خط لکھا۔ اس کے لئے اس نظم کا انتخاب کیا۔

کہیئے آپ کو بھی یہ نظم پسند آئی؟

کیا آپ فوج کے جوانوں اور افسروں کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ ضرور کہیئے۔

لجنہ اماء اللہ کے تحت جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) کے جلسے

ننکانہ صاحب

لجنہ اماء اللہ ننکانہ کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) زیر صدارت مکرمہ صدر صاحبہ بیت احمدیہ ننکانہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت حدیث اور نظم کے بعد حضرت فضل عمر کے بچپن سے جوانی تک کے حالات پر بہت دلچسپ تقریر ہوئی۔ پھر سیدنا حضرت فضل عمر کے مبارک عہد کی ترقیات اور پیشگوئی کی سات اہم اعزاض پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد یہ پررونق جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ کوئٹہ

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۸۹ء کو زیر صدارت مکرمہ شمیم جبکانی صاحبہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرمہ صدر صاحبہ نے پیشگوئی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ نے نہایت خوش الحانی سے نظم پڑھی

اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ
یاد آکے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

مکرمہ نصرت رحمٰن صاحبہ نے آپ کے دور امامت کی ترقیات پر تقریر کی۔ آخر میں مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نے پیشگوئی کا پس منظر نہایت وضاحت سے بہنوں کو بتایا۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا

لجنہ اماء اللہ مردان

لجنہ اماء اللہ مردان کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۸۹ء کو زیر صدارت مکرمہ صدر صاحبہ بڑے شاندار طریقے سے منعقد کیا گیا۔ تمام ممبرات نے سبز اشتہار کی مناسبت سے سبز لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ تلاوت کے بعد نظم اور پھر مختلف مضامین "حضرت فضل عمر کی علمی خدمات" "نوجوان نسل سے حضرت فضل عمر کا خطاب۔ حضرت فضل عمر کے عورتوں پر احسانات اور ۲۰ فروری کی اہمیت کے موضوع پر پڑھے۔ دعا کے بعد یہ پررونق جلسہ برخاست ہوا

لجنہ سرگودھا شہر

لجنہ اماء اللہ سرگودھا شہر کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) زیر صدارت مکرمہ صدر صاحبہ منعقد ہوا۔ اس میں لجنہ، ناصرات نے ذوق شوق سے حصہ لیا۔ ۲۰ فروری کی مناسبت سے پیشگوئی (فضل عمر) حضرت فضل عمر کا عہد امامت اور حضرت (فضل عمر) کے کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ سانگلہ ہل

لجنہ اماء اللہ سانگلہ ہل کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۸۹ء کو جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) منعقد کیا گیا۔ تلاوت، نظم کے بعد سیرت حضرت فضل عمر۔ حضرت فضل عمر کی علمی، قلمی خدمات اور دور امامت کے موضوع پر مختلف تقاریر ہوئیں۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

لجنہ کوٹ عبدالمالک

لجنہ اماء اللہ کوٹ عبدالمالک کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) زیر صدارت مکرمہ صدر صاحبہ ضلع شیخوپورہ منعقد کیا گیا۔ ان میں ۶۰ ممبرات نے شرکت کی۔ قریبی ۶ دیہات کی ممبرات بھی شامل ہوئیں۔ جلسہ میں پیشگوئی حضرت فضل عمر کی غیر معمولی مصروفیات، حضرت فضل عمر اور حقوق نسواں کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

لجنہ اماء اللہ لاہور

لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر انتظام لجنہ، ناصرات کا مشترکہ جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) پوری شان کے ساتھ منعقد ہوا۔ صدارت مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ ضلع لاہور نے کی۔ لجنہ ناصرات کی کل حاضری تقریباً ۷۰۰ تھی۔ جلسہ کا تمام انتظام اور اناؤنسمنٹ مکرمہ حسن آرا منیر صاحبہ نے کی۔

تلاوت نظم کے بعد پیشگوئی (فضل عمر) حضرت فضل عمر کی سیرت آپکی علمی خدمات اور حضرت فضل عمر کے کارنامے بیان کئے۔ مختلف تقاریر میں بہنوں کو بتایا کہ حضرت فضل عمر نے علم، عمل، سیاست، امامت غرض کہ ہر میدان میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ تقریروں کے دوران نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ اور اجتماعی دعا

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کا آرڈر

ذیل میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کے اس آرڈر کا عکس شائع کیا جا رہا ہے جس کے تحت ربوہ میں احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

O R D E R.

WHEREAS it has been made to appear to me that Qadianis in District Jhang are going to hold Centenary Celebration of Qadianiat on 23rd March, 1989 for which they have arranged illumination. decoration of buildings, erection of decorative gates, holding of processions and meetings, distribution of pamphelets and pasting of posters on walls, distribution of sweets and service of special food, exhibition of badges, buntings and banners etc. which is highly being objected by the Muslims and likely to disturb public peace and tranquillity and thereby cause danger to human life and property;

AND WHEREAS the Government of Punjab, Home Department, Lahore vide its Teleprinter Message No. 7-1-H-SPL-III/88, dated 20-3-1989 has decided to ban the said Centenary celebration for Qadianis by the Qadianis in the Province of Punjab;

AND WHEREAS Section 298-C of the Pakistan Penal Code, (Act XLV of 1860) provides that any person of the Qadiani Group who directly or indirectly poses himself as a Muslim, or calls, or refers to, his faith as Islam or preaches or propagates his faith or invites others to accept his faith by words either spoken or written or by visible representation or in any manner whatsoever outrages the religious feelings of Muslims is punishable;

AND WHEREAS in my opinion as also keeping in view the above mentioned Government decision and the contents of Pakistan Penal Code, immediate prevention is desirable and there are sufficient grounds to proceed under Section 144 Cr. P.C. 1898 and the directions hereinafter appearing are necessary in order to prevent danger to human life and property and disturbance of public peace and tranquillity.

NOW, THEREFORE, I, Ch. Muhammad Saleem, District Magistrate, Jhang in exercise of the powers conferred upon me by Section 144 Cr. P.C. 1898 do hereby prohibit the Qadianis in District Jhang from the following activities :-

i) Illumination on buildings and premises;
ii) Erection of decorative gates;
iii) Holding of processions and meetings;
iv) Use of loudspeaker or megaphone;
v) Raising of Salogans;
vi) Exhibition of badges, buntings and banners etc.

اس آرڈر کا صفحہ نمبر ۲ ملاحظہ کریں صفحہ پر

Contd. Page/2.

کے ساتھ یہ پر رونق جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ بورے والا

لجنہ اماء اللہ بورے والا کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) مورخہ ۲۰ فروری کو زیر صدارت مکرمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ منعقد کیا گیا۔ اس میں ۳۰ لجنہ، ناصرات نے شرکت کی، اور پیشگوئی فضل عمر اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا دعویٰ برائے مصداق پیشگوئی (فضل عمر) سیرت حضرت فضلِ عمر۔ پیشگوئی (فضل عمر) کے مصداق، اور ہمارے محسن فضلِ عمر پر کے عنوان پر تقاریر ہوئیں۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

چک ۱/۶۳ منشی والا

لجنہ اماء اللہ چک ۱/۶۳ منشی والا کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) مورخہ ۵ مارچ کو زیر صدارت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے درج ذیل مضامین پڑھے گئے۔ "ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے" امامت سے وابستگی۔ پیشگوئی حضرت (فضل عمر) دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

گوجر خاں

لجنہ اماء اللہ گوجر خاں کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۸۹ء کو زیر صدارت صدر صاحبہ لجنہ منعقد ہوا، تلاوت و نظم کے بعد درج ذیل مضامین پڑھے گئے۔ حضرت فضلِ عمر کا علم قرآن۔ حضرت فضل عمر کے تحریکی کارنامے۔ پیشگوئی کے الہامی الفاظ تقاریر کے دوران نظمیں بھی خوش الحانی سے پڑھی گئیں۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

کالا گوجراں ضلع جہلم

لجنہ اماء اللہ کالا گوجراں کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۸۹ء کو زیر صدارت مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ منعقد ہوا۔ اس میں ناصرات اور ۲۱ ممبرات نے شرکت کی اور ۲۰ فروری کے دن کی اہمیت پر تقاریر کی گئیں۔ اس کے علاوہ پیشگوئی (فضل عمر) کے الہامی الفاظ حضرت فضل عمر کی سیرت پر بھی تقاریر ہوئیں۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

لجنہ رسالپور

لجنہ اماء اللہ رسالپور نے مورخہ ۱۲ فروری کو جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) منعقد کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پیشگوئی (فضل عمر) کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے اور قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر کے موضوع کے عنوان پر تقریر ہوئی۔ نظم "ممکن نہیں محمود تجھے دل سے بھلا دینا" خوش الحانی سے پڑھی دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

قلعہ کالر والا

لجنہ اماء اللہ قلعہ کالر والا کا جلسہ پیشگوئی

(باقی مسلسل صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ۔۔۔

اوڑھنی

ترکی میں ایک عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ یونیورسٹی کی طالبات سرپر اوڑھنی لے کر یونیورسٹی میں نہیں آسکتیں۔

اس کے خلاف تقریباً تین ہزار افراد نے جن میں عورتیں جنہوں نے کالا لباس پہنا ہوا تھا۔ اور داڑھیوں والے نوجوان اور بوڑھے شامل تھے۔ استنبول میں جمعہ کے روز مظاہرہ کیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا ۱۵ آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔

استنبول کے علاوہ کہا جاتا ہے کہ دوسرے مقامات پر بھی ایسے ہی مظاہرے کیے گئے۔ اور بعض جگہوں پر صدر ترکی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنا عہدہ چھوڑ دیں۔ کیونکہ انہی کی تجویز پر یہ فیصلہ ہوا ہے کہ مسلمانوں والی اوڑھنی یا سکارف یونیورسٹی میں پہن کر آنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ جس عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے اس کے فیصلوں کی کسی اور جگہ اپیل دائر نہیں کی جا سکتی۔ ان کا خیال ہے کہ مسلم ترکی کا غیر مذہبی ۔ آئین اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ مسلمانوں نے دارالخلافہ میں بھی مظاہرے کئے اور اس کے علاوہ دوسری جگہوں پر بھی۔

اس کے بالمقابل مصر کی عدلیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ کسی طالبہ کو یونیورسٹی میں اوڑھنی لے کر آنے سے روکا نہیں جا سکتا۔ اوڑھنی دوپٹہ بھی ہو سکتا ہے اور برقع بھی۔

---

(2).

vii) Distribution of pamphlets and pasting of posters on the walls and wall-writings;

viii) Distribution of sweets and service of food;

ix) Any other activity directly or indirectly which may incite and injure the religious feelings of Muslims.

THIS ORDER shall come into force with immediate effect and shall remain in force till 25th March, 1989.

NOTWITHSTANDING the expiry of this order, every thing done, action taken, obligation, liability, penalty or punishment incurred, investigation, inquiry or proceeding pending jurisdiction of powers conferred and fresh proceedings against offenders in the courts of Magistrates having Ist Class Powers under the Criminal Procedure Code, 1898 and the punishment in respect of the offences committed during the enforcement of this order shall be continued or launched as if this order had not expired.

THIS ORDER shall be given wide publicity by beat of drum, by publication in the official gazette, affixing copies thereof on the notice boards of the District Courts, Offices of the Superintendent of Police, Jhang, Assistant Commissioners, Tehsildar Muncipal and Town Committees and all Police Stations in the District Jhang.

GIVEN UNDER my hand and seal of the Court this 21st day of March, 1989.

DISTRICT MAGISTRATE, JHANG.

No. 1905 /GB, Dated: 21-3-1989.
A copy is forwarded to the:-

1. Secretary to Govt. of the Punjab, Home Department, Lahore
2. Commissioner, Faisalabad Division, Faisalabad;
3. Dy. Inspector General of Police, Faisalabad Range, Faisalabad; for information.
4. Superintendent, Govt. Printing Press, Punjab, Lahore for publication in the official gazette.
5. Superintendent of Police, Jhang (with 20 spare copies) for information and immediate necessary action.
6. District Magistrates of the adjoining Districts for information.
7. District Information Officer, Jhang for publication in the local press.
8. All Assistant Commissioners/Presiding Officers of the Criminal Courts, Tehsildars in the District for information and necessary action.
9. Assistant Director Local Govt. Jhang/Chief Officer, Zila Council Jhang/Chairmen of all Muncipal and Town Committees, Market - Committees in the District for wide publicity.

DISTRICT MAGISTRATE, JHANG.

حلقہ مبارک آباد سے بھی خواتین نے شرکت کی۔ مکرمہ صدر صاحبہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ پیشگوئی کے الہامی الفاظ کے مطابق خدا تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی ذہنی جلا بخشی تھی۔ اس کے علاوہ حضرت فضل عمر کی سیرت، کارناموں پر بہت دلچسپ تقاریر ہوئیں۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ ختم ہوا۔

حیدر آباد

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۸۹ء کو زیر صدارت مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ منعقد کیا گیا۔ اس میں ۸۵ ممبرات اور ۲۵ ناصرات نے شرکت کی، تلاوت اور نظم کے بعد درج ذیل عنوانات پر تقاریر کی گئیں۔ پیشگوئی (فضل عمر)، سیرت حضرت فضل عمر۔ حضرت فضل عمر کے طبقہ نسواں پر احسانات۔ حضرت فضل عمر کے کارنامے۔ تقاریر کے دوران نظمیں بھی خوش الحانی سے پڑھی گئیں۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔

پیر محل

لجنہ اماء اللہ پیر محل کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) مورخہ ۲ مارچ کو زیر صدارت مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ۲۱ ممبرات اور ۵ ناصرات نے شرکت کی۔ پیشگوئی (فضل عمر)، سیرت حضرت فضل عمر اور ۲۰ فروری کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

بشیر آباد ضلع حیدر آباد

لجنہ اماء اللہ بشیر آباد کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) مورخہ ۲۳ فروری کو زیر صدارت مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں

لجنہ اماء اللہ کنزی

لجنہ اماء اللہ کنزی کا جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) مورخہ ۲۰ فروری کو زیر صدارت مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پیشگوئی (فضل عمر)، شان فضل عمر۔ حضرت فضل عمر کے کارنامے اور حضرت فضل عمر کی حیاتِ طیبہ کے موضوع پر بہت دلچسپ تقاریر ہوئیں۔ تقاریر کے دوران نظمیں بھی خوش الحانی سے پڑھی گئیں۔ آخر میں صد سالہ جشن تشکر کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

(فضل عمر) زیر صدارت مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ منعقدہ ہوا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد خدا کے فضل سے ساڑھے نو سو سے زائد تھی۔ آس پاس کی تقریباً نو لجنات نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ پھر نظمیں اور تقریریں ہوئیں تقریباً ہر لجنہ کی ممبر نے نظم یا تقریر میں حصہ لے کر جلسہ کو پر رونق بنایا۔ آخر میں مربی صاحب نے بھی خطاب کیا اور مہمان خواتین کو کھانا پیش کیا، کھانے کے انتظامات مجلس خدام الاحمدیہ نے کئے۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری کے بچوں کے سیکشن میں ایک اور اضافہ

مرکز سلسلہ میں قائم خلافت لائبریری کے بچوں کے سیکشن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں وڈیو پروگرام کا آغاز ہو گیا ہے۔ جس کے ذریعے لائبریری میں آنے والے بچے مختلف موضوعات پر مبنی معلوماتی فلموں کے ذریعہ اپنے علم کو بڑھا سکیں گے۔ پہلے روز ۱۶ / مارچ کی شام ۵ بجے بچوں کے سیکشن میں جانوروں کی زندگی پر مبنی ایک معلوماتی وڈیو فلم دکھائی گئی۔ اس موقع پر خاصی تعداد میں بچے موجود تھے

ہفتہ میں دو دن پیر اور جمعرات وڈیو پروگرام ہوا کرے گا۔ جس کا وقت شام ۵ تا ۶ ½ بجے مقرر کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت بچوں کو مختلف موضوعات پر مبنی معلوماتی اور علمی فلمیں نیز حضرت امام جماعت احمدیہ کی مصروفیات پر مبنی فلمیں اور دیگر جماعتی پروگراموں کی فلمیں بھی وقتاً فوقتاً دکھائی جایا کریں گی۔ انگریزی فلموں کو اردو میں ذیلی عنوانات کے ساتھ دکھایا جائے گا تاکہ بچوں کو معلومات اخذ کرنے میں آسانی رہے۔

سال ۱۹۸۸ء میں وقف جدید (دفتر اطفال) کی ٹارگٹ سے زائد وصولی

سال ۱۹۸۸ء میں وقف جدید کے ضمن میں خدا کے فضل سے اطفال و ناصرات کو پیش از پیش مالی قربانی کی توفیق ملی۔ اور اس سال دفتر اطفال کے لئے جو ہدف مقرر کیا گیا تھا اس سے کہیں زیادہ وصولی ہوئی۔ اس کی رپورٹ جب سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں بھجوائی گئی تو بعد ملاحظہ حضور نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا . . . .

"سب کارکنان خدام کو محبت بھرا سلام اور مبارکباد،،

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اطفال و ناصرات کی وقف جدید کی مالی قربانی کو ہمیشہ ہی قبول فرماتا رہے۔ اور انہیں اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے۔ اور جملہ کارکنان کو مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم اطفال مرکزیہ)

ماہ بماہ چندہ ادا کرنے سے ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں پڑتا۔

(ناظر مال)

ہمدردانہ مشورہ بہترین تشخیص

اور خالص جرمن، فرانس امریکہ کی مفرد اور پیٹنٹ ادویات سے علاج کیلئے تشریف لائیں

ہومیو ڈاکٹر ایس اے رحمٰن D.H.M.S R.H.M.P

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

عثمان الیکٹرونکس

۱۔ حجاب بلڈنگ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور

فون: ۵۳۱۰۵ ۲۲۳۲۰۴

ڈیلرز:

ریفریجریٹر، ائرکنڈیشنر

واشنگ مشین

ڈیپ فریزرز

کلر اینڈ بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی

فون: ۲۲۶۵۰۸، ۶۱۶۲۴

محمود ٹیلی ویژن کمپنی

۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور

کلر بلیک اینڈ وائٹ ٹیلیویژن

فلپس، ہٹاچی، نیشنل، سونی اور ین

اینڈ

ریفریجریٹرز، ائیرکنڈیشنر

واشنگ مشین

ڈیپ فریزرز

خبریں

★ مسلح افواج کے ادارے انٹر سروسز پبلک ریلیشنز کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار میں بتایا گیا کہ پاکستان نے ملکی وسائل کو استعمال کرتے ہوئے ہر قسم کا دفاعی سامان اندرون ملک تیار کرنے کا پروگرام بنایا ہے اس میں سے کچھ ہتھیار ۲۳ مارچ کی پریڈ میں دکھائے جا چکے ہیں۔ اور مزید کوشش کی جا رہی ہے کہ گولہ بارود اور گن بیرل سے لے کر جدید ٹینک تک پاکستان میں تیار کئے جائیں۔

یہ بھی بتایا گیا ہے کہ الیکٹرانک بارودی سرنگیں بھی تیار کی جا چکی ہیں۔ اسکے علاوہ دفاعی سامان کی کارکردگی بڑھانے والے الیکٹرانک کے دوسرے آلات بھی جن میں جدید ٹیکنالوجی استعمال ہوتی ہے پاکستان میں تیار کئے جا رہے ہیں۔

★ حکومت پنجاب نے فروری میں ہونے والے فیصل آباد کے واقعات کی تحقیقات کے لئے ٹریبونل قائم کر دیا ہے جو کہ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس فضل کریم پر مشتمل ہوگا۔

اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ ٹریبونل خالد ویونگ فیکٹری میں ہونے والے قتل کی وجوہات اور اسباب کا تعین کرے گا۔ اس کے علاوہ ٹریبونل ان واقعات کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کا اندازہ بھی لگائے گا۔

★ حکومت پنجاب نے زرعی ٹیکس کے نفاذ کی مخالفت کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت کو کہا گیا ہے کہ وہ زرعی ٹیکس کا نفاذ عمل میں نہ لائے۔

اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے مشترکہ مفادات کی کونسل کا اجلاس بلانے کے لئے بھی کہا ہے۔ یاد رہے اس سے پہلے بلوچستان بھی یہی مطالبہ کر چکا ہے۔

★ روزنامہ ٹائمز کے مطابق پاکستان کی وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اکتوبر میں ہونے والی دولت مشترکہ کے سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کریں گی۔

اخبار نے لکھا ہے کہ امید ہے اس کانفرنس کے انعقاد کے موقعہ پر پاکستان کی طرف سے دولت مشترکہ میں دوبارہ شمولیت کے لئے باقاعدہ درخواست دی جائے گی۔

★ بی بی سی کے مطابق افغان عبوری حکومت کے وزیر خارجہ گلبدین حکمت یار افغان فضائیہ کی بمباری کی زد میں آکر زخمی ہو گئے۔

★ افغان حکومت کے اعلامیہ کے مطابق مجاہدین نے جلال آباد کی جنگ میں پہلی مرتبہ ٹینکوں کا استعمال کیا ہے۔ تاہم اس بات کی نشاندہی نہیں کی گئی کہ آیا یہ ٹینک روسی تھے یا پاکستان کی طرف سے فراہم کئے گئے تھے۔

★ سینٹ نے آج متفقہ طور پر نفاذِ شریعت بل پر غور کرنے کے لئے ایک تیرہ رکنی خصوصی کمیٹی تشکیل دی ہے جو سینٹ کو اپنی رپورٹ دو ماہ کے اندر پیش کر دے گی۔ خان بہادر خان وفاقی وزیر برائے مذہبی امور اس کمیٹی کے سربراہ ہوں گے۔

★ عوامی نیشنل پارٹی کے صدر اور رکن قومی اسمبلی خان عبدالولی خان نے امریکی صدر جارج بش کو امریکی امداد اور پاکستانی فوج کی حمایت سے افغانستان میں مسلسل ہونے والی غیر ملکی مداخلت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور انہیں جنیوا معاہدہ کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری سنبھالنے کی اپیل کی ہے۔ ولی خان ایک ایسا ہی خط اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو ٹیار کو بھی بھیج چکے ہیں۔

آپکی خدمت کیلئے

رانا ٹینٹ سروس

رانا پولٹری فارم

نیز سٹین لیس سٹیل کے معیاری برتنوں کی بارعایت خرید کا مرکز

قلعہ کالروالہ۔ ضلع سیالکوٹ

T.B COURSE

تپ دق کورس

ایک ماہ کی ادویات کا کورس قیمت: ۵۰/- ؛ لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز ۱۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷